اردو ترجمہ

دُرِّ مختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد اول

سعید ایچ ایم کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

باسمہ تعالیٰ

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اہل علم و دانش سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

الحمدللہ والمنۃ مسلک امام اعظم ابوحنیفہ اور فتاویٰ حنفیہ پر مشتمل

اردو ترجمہ

دُرِّ المختار

المَوسُومُ بِہ

غایۃ الاوطار

جلد اوّل

مترجمہ مولانا خرّم علی و مولانا محمد احسن صدیقی نانوتوی رحمہما اللہ تعالیٰ

دُرِّ المختار اور اس کی مبسوط شرح فتاویٰ شامی یعنی ردّ المحتار کا مکمل اردو ترجمہ علماء کی ضروری تشریحات و توضیحات پر مشتمل خزینہ اور علماء کرام، مفتیانِ عظام اور خواص و عوام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ

☆

ـــ ناشر ـــ

سعید ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

نام کتاب ——— غایۃ الاوطار

جلد ——— اول

مترجم ——— مولٰنا خرم علی و مولٰنا احسن صدیقی

طابع ——— حاجی محمد زکی عفی عنہ

مطبع ——— ایجوکیشنل پریس کراچی

ضخامت ——— ۶۸۸ صفحات

تعداد ——— چھ سو

سنہ طباعت ——— ۱۳۹۹ھ

قیمت ——— ۱۰/- روپے

——— ناشر ———

ایچ۔ ایم۔ سعید کمپنی

ادب منزل۔ پاکستان چوک

کراچی

نہیں وہ پاک ہے اور گوشت اس کا ناپاک ہے فیباع ویؤجر ویضمن ویتخذ جلدہ مصلی ودلوا جب کہ کتا نجس العین نہ ہوا تو اس کا بیچنا اور اجارہ دینا
اور اس کے تلف کرنے والے پر تاوان لازم ہونا اور اس کی کھال کا جانماز اور ڈول بنانا جائز ہے ولو اخرج حیا ولم یصب فمہ الماء لا یفسد ماء البئر
ولا الثوب بانتفاضہ ولا بعضہ مالم یر ریقہ اور اگر کتا کنوئیں میں سے زندہ نکالا گیا اور اس کا منہ پانی میں نہ لگا تو کنوئیں کا پانی ناپاک نہ ہوگا اور نہ کپڑا ناپاک
ہوگا بھیگے کتے کی چھینٹوں سے اور نہ اس کے کاٹنے سے جب تک اس کی رال کا لگنا بدن پر معلوم نہ ہو یعنی اگر کنوئیں میں کتے کا منہ ڈالے گا یا کاٹنے میں اس کی رال
بدن پر لگے گی تو پانی اور بدن ناپاک ہوگا اس واسطے کہ رال پیدا ہوتی ہے گوشت سے اور گوشت اس کا ناپاک ہے ولا صلوٰۃ حاملہ ولو کبیرا اور نہ فاسد ہو
گی نماز اس کی جو نماز پڑھنے میں کتے کو لیئے رہا اگرچہ بڑا کتا ہو یعنی اس واسطے کہ ظاہر اس کا ناپاک نہیں اور باطن کی نجاست نماز کی مانع نہیں شارح نے بقولہ
ولو کبیرا اشارہ کیا کہ یہ جو بعضی روایت میں کلب صغیر کی قید ہے سو اتفاقی قید ہے نہ احترازی وشرط الحلوانی شد فمہ اور شمس الائمہ حلوائی نے کتے کا منہ بند کر لینا
شرط کیا ہے یعنی حامل سگ کی نماز اس شرط سے فاسد نہیں کہ اس کا منہ بند ہوتا کہ اس کا لعاب مصلی کے بدن پر اور کپڑے کو نہ لگے اس واسطے کہ ظاہر بدن
ہر جانور کا پاک ہے نجس نہیں ہوتا بدون موت کے اور اس کے باطن کی نجاست اپنے معدن میں قائم ہے تو اس کا حکم ظاہر نہیں ہوتا جیسے باطن مصلی کی نجاست
کا کذا فی البحر ولا خلاف فی نجاسۃ لحمہ وطہارۃ شعرہ اور امام اور صاحبین کا اختلاف نہیں کتے کے گوشت کے ناپاک ہونے میں اور اس کے بال کے پاک ہونے
میں ہم بعضوں نے وہم کیا کہ جب کتا نجس العین نہ ہوا تو اس کا پس خوردہ کیونکر ناپاک ہوگا حالانکہ وہ بالاتفاق حرام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ طہارت عین
اس کی مستلزم نہیں کہ اس کا ہر جز پاک ہو پس خوردہ اس کا اس وجہ سے ناپاک ہے کہ اس کے ساتھ لعاب اس کا مختلط ہے اور لعاب پیدا ہوتا ہے گوشت
سے اور گوشت ناپاک ہے وہم مسفوح کے اختلاط سے والمسک طاہر حلال فیؤکل بکل حال اور مشک پاک حلال ہے ماکول ہے ہر حالت میں یعنی خواہ
غذا میں خواہ دوا میں خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو طاہر کے بعد حلال کا لفظ اس واسطے زیادہ کیا کہ طہارت کو حلت اکل لازم نہیں اس واسطے کہ مٹی پاک ہے
مگر اس کا کھانا حلال نہیں وکذا نافجتہ طاہرۃ مطلقا علی الاصح فتح وکذا الزباد اشباہ لاستحالتہ الی الطیبیۃ اور اسی طرح مشک کا نافہ پاک ہے۔
مطلقا یعنی خواہ پانی کے لگنے سے فاسد ہو یا نہ ہو بنا بر قول اصح کے کذا فی الفتح اور اسی طرح زباد پاک ہے کذا فی الاشباہ بسبب خوشبو ہو جانے کے
ہر ایک مشک اور زباد کے ہم یعنی ہر چند مشک اصل میں خون تھا اور زباد غیر ماکول کا پسینہ ہے لیکن اب مستحیل بخوشبو ہو گیا حقیقت اس کی بدل گئی دونوں
پاک ہیں اور غیر اصح زیلعی کا قول ہے کہ اگر نافہ مشک پانی لگنے سے فاسد نہ ہو تو پاک ہے لور یہ اختلاف مردار جانور کے نافہ میں ہے اور غزال کا نافہ بالاتفاق
پاک ہے زباد بزاء معجمہ وباء موحدہ بروزن سحاب خوشبودار چیز ہے یعنی ایک قسم کی بلی کا پسینہ اور تیل ہے کہ اس کے دم کے نیچے مخرج کے پاس مجتمع ہو جاتا
ہے اس کو پکڑ کے کھرچ لیتے ہیں قاموس میں ہے کہ جس نے زباد کی تفسیر جانور کی اس نے غلط کہا کذا فی الطحطاوی وبول ماکول اللحم نجس نجاسۃ مخففۃ وطہرہ
محمدؒ اور ماکول اللحم یعنی جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے چنانچہ بکری اور اونٹ اس کا پیشاب نجس ہے بہ نجاست خفیفہ اور محمد بن حسن نے اس کو پاک کہا ہے
ولا یشرب بولہ اصلا لا للتداوی ولا لغیرہ عند ابی حنیفہ اور ماکول اللحم کا پیشاب نہ پیا جاوے ہرگز نہ دوا کے واسطے اور نہ سوائے دوا کے امام
ابوحنیفہؒ کے نزدیک ہم اور محمدؒ کے نزدیک مطلقا جائز ہے اور ابو یوسفؒ کے نزدیک دوا کے واسطے جائز ہے فرع مسئلہ ملحقہ شارح کا اختلف فی
التداوی بالمحرم وظاہر المذہب المنع کذا فی رضاع البحر لکن نقل المصنف ثمہ وہنا عن الحاوی وقیل یرخص اذا علم فیہ دواء آخر کما رخص الخمر للعطشان وعلیہ
الفتویٰ حرام چیز سے دوا کرنے میں علماء کا اختلاف ہے اور ظاہر مذہب یہ ہے کہ درست نہیں ہے چنانچہ بحرالرائق کی کتاب الرضاع میں ہے لیکن مصنف
نے اپنی شرح میں وہاں یعنی اپنی کتاب الرضاع میں اور یہاں حاوی قدسی سے نقل کیا ہے یہ مسئلہ اس طرح اور بعضوں نے کہا کہ حرام سے دوا کرنے

ملہ شامی نے کہا کہ یہی حال عنبر کا ہے کہ وہ بھی پاک اور حلال ہے گو اس کو بعض ناواقف گاؤ دریائی کا گوبر بتلاتے ہیں مگر تحقیق یہ ہے کہ وہ از قسم نباتات دریائی ہے ۱۲

کی رخصت دی جاتی ہے جب کہ معلوم ہو کہ حرام میں شفا ہے اور کوئی دوسری دوا معلوم نہ ہو جیسے نہایت پیاسے کو شراب پینے کی رخصت دی گئی ہے اور اسی قول پر فتویٰ ہے ھم نہایہ میں ہے (قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ لم یجعل شفاءکم فیما حرم علیکم) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تمہارے واسطے شفا نہیں ٹھہرائی اُس چیز میں جو تم پر حرام کی یہ حضرتؐ نے ان چیزوں کے حق میں فرمایا جن میں شفا ہے ان کے دوا کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں کیا تو نہیں جانتا کہ پیاسے کو شراب پینا حلال ہے ضرورت کے سبب سے انتہی اور اسی قول کو اختیار کیا ہے صاحب ہدایہ نے تجنیس میں اس واسطے کہ حرمت ساقط ہے شفا حاصل ہونے کے وقت اور حاوی قدسی میں ہے کہ جب خون آدمی کے ناک سے رواں ہو اور بند نہ ہو یہاں تک کہ اس کے مر جانے کا خوف ہو اور امتحان سے یہ بات معلوم ہو کہ فاتحۃ الکتاب یا سورۂ اخلاص اس خون سے اس کے ماتھے پر لکھنے سے خون بند ہو گا تو ایک قول میں رخصت نہیں ہے اور دوسرے قول میں رخصت ہے جیسے شرب خمر کی رخصت ہے پیاسے کو اور مردار کھانے کی نہایت گرسنگی میں اور یہی فتویٰ ہے کذا فی منح المصنف مختصراً

فصل فی البیر فصل ہے کنوئیں کے مسائل میں **اذا وقعت نجاسۃ لیست بحیوان** ولو مخففۃ او قطرۃ بول او دم او ذنب فارۃ لم یشمع فلو شمع ففیہ ما فی الفارۃ جب گری وہ نجاست جو جاندار نہیں اگرچہ نجاست مخففہ ہو یا ایک قطرہ پیشاب یا خون کا یا چوہے کی ایسی دم کٹی کہ محل قطع موم سے بند نہیں سو اگر محل قطع موم سے بند ہو گا تو اس کے گرنے سے اتنے ڈول نکالے جائیں گے جتنے چوہے کے گرنے سے نکالے جاتے ہیں یعنی ۲۰ ڈول ھم عدم حیوانیت کی قید اس واسطے لگائی کہ جاندار کے احکام آگے مذکور ہوں گے اور نجاست مخففہ کو اس واسطے ذکر کیا کہ پانی میں نجاست مغلظہ اور مخففہ یکساں ہے کچھ فرق نہیں **فی بیر دون القدر الکثیر** علی ما مر نجاست مذکورہ گری اس کنوئیں میں جو کم ہے مقدار کثیر سے بنابر کلام گذشتہ ھم سابق میں یہ مذکور ہو چکا کہ آب کثیر میں مبتلا بہ کا ظن غالب معتبر ہے اور متاخرین کے فتویٰ پر دہ در دہ کثیر ہے تو اگر کنواں دہ در دہ ہو گا تو نجاست مذکورہ کے گرنے سے ناپاک نہ ہو گا تا وقتیکہ اس کا رنگ یا مزہ یا بو متغیر نہ ہو ولا عبرۃ بالعمق علی المعتمد اور کچھ اعتبار نہیں کنوئیں کے عمق کا بنابر قول معتمد کے یعنی کثرت میں طول اور عرض کا اعتبار ہے نہ عمق کا تو عمق اگرچہ دس گز کا ہو وقوع نجاست سے ناپاک ہو گا کذا فی البحر او مات فیہا او خارجہا والقی فیہا ولو فارۃ یابسۃ علی المعتمد الا الشہید النظیف او المسلم المغسول اما الکافر فینجسہا مطلقاً کسقط یا مرا کنوئیں میں یا مرا کنوئیں سے باہر اور ڈالا گیا اگرچہ مردہ خشک چوہا ہو معتمد قول پر مگر وہ شہید کہ پاک صاف ہے خون وغیرہ سے اور وہ مرد مسلمان جو نہلایا گیا کہ ان دونوں کے کنوئیں میں گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا ہے لیکن کافر مردہ تو کنوئیں کو ناپاک کرتا ہے ہر طرح یعنی مغسول ہو یا غیر مغسول جیسے اسقاط حمل کا بچہ ناپاک کر دیتا ہے **حیوانٌ دمویٌ غیر مائی** لما مر جاندار رواں خون والا جو کہ آبی نہیں بدلیل گذشتہ ھم مذکور ہو چکا کہ غیر دموی کی موت سے پانی نجس نہیں ہوتا اگرچہ پھول یا پھٹ گیا ہو اور پانی کا جانور اگرچہ خون والا ہو اس کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا کذا فی الطحطاوی **وانتفخ** او تمعط او تفسخ ولو تفسخ خارجہا فیہا ذکرہ الوانی جانور دموی مر کے پھول گیا یا اس کے بال جھڑ گئے یا پارہ پارہ ہو گیا اگرچہ کنوئیں کے باہر پھٹ گیا پھر اس میں گرا ایسا ذکر کیا ہے علامہ وانی محشی درر نے **ینزح کل مائہا** الذی کان فیہا وقت الوقوع ذکرہ ابن الکمال نکالا جائے کنوئیں کا وہ سب پانی جو اس میں تھا نجاست اور جانور مذکور کے گرنے کے وقت ایسا ذکر کیا ہے ابن کمال نے یعنی تو اگر پانی نکالنے سے پہلے کچھ پانی زیادہ ہو گا تو اس قدر کا نکالنا لازم نہ ہو گا بعد اخراجہ الا اذا تعذر کخشبۃ او خرقۃ متنجسۃ فینزح الماء الی حد لا یملأ نصف الدلو یطہر الکل تبعاً پانی نکالا جائے نجاست اور جانور کے نکال ڈالنے کے بعد مگر جب کہ اُس کا نکالنا نہ ہو سکے چنانچہ لکڑی کا ٹکڑا یا ناپاک کپڑا کہ غائب ہو گیا تو اس قدر پانی نکالنے سے کہ آدھا ڈول نہ بھرے یہ سب چیزیں پاک ہو جاویں گی کنوئیں پاک ہونے کے ساتھ ھم یعنی ڈول اور رسی اور گھرنی اور کنوئیں کے گردپیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ اس واسطے کہ ان چیزوں کی نجاست کنوئیں کے ناپاک ہو جانے کے سبب سے تھی تو اس کے پاک